الفضل

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دار الامان

جلد ۲۸ | ۱۵ صفر ۱۳۵۹ھ | ۲۴ امان ۱۳۱۹ھش | ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء | نمبر ۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲۔ امان ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ دُعائے صحت کی جائے ؛

آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محلہ دار الانوار کی مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے مغرب اور عشا کی نمازیں اس مسجد میں پڑھائیں ؛

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج دس بجے صبح کی گاڑی سے اپنے سیلون میں تشریف لائے ؛

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خوشی و مسرت کی تقاریب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دو صاحبزادیوں کے نکاح کا اعلان فرمایا

قادیان ۲۲۔ امان۔ آج مسجد نور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ سے قبل اپنی دو صاحبزادیوں کے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے خطبہ نکاح پڑھا۔ حضور نے سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کا نکاح جو سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بطن سے ہیں۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب بھاگلپوری ابن جناب مولوی علی احمد صاحب ایم اے سے ایک ہزار روپیہ مہر پر۔ اور سیدہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ جو حرم اول کے بطن سے ہیں۔ ان کا نکاح صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب۔ ابن حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور نہایت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔

میاں عبد الرحیم احمد صاحب سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے رشتہ دار ہیں۔ ان کا پہلے نام عبد الرب تھا۔ جو حضور نے ایک رؤیا کی بنا پر تبدیل کر کے نیا نام رکھا۔

اس مبارک تقریب پر ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جناب مولوی علی احمد صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اپنی اور اپنے صاحبزادہ کی اس خوش بختی پر جس قدر بھی خدا تعالےٰ کا شکر بجا لائیں۔ تھوڑا ہے ؛

بنگال اور بہار میں تبلیغ احمدیت

سائیکل پر ۶۵ میل سفر

خاکسار ۱۰ ماہ امان کو شہر بانکوڑا سے سائیکل پر تبلیغی سامان لے کر روانہ ہوا۔ راستہ میں موضع بجادو کہرا۔ جھنتا۔ رنگامالی۔ اندرابل۔ گورانڈی۔ آدراشہر جنگشن۔ رگھناتھ پور۔ نئی آبادی۔ ایناتی پور۔ دیسرگڑہ دوگھاٹ۔ سیتشاہ۔ رنزابا شبرگڑھ۔ نعمت پور شہر میں ٹھہر کر قریباً ایک ہزار افراد کے کانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مدلل پیغام پہنچایا۔ اور ۱۳ ماہ امان کو مغرب کے وقت شہر بارنپور رد آسنسول ایں برمکان جناب میاں عبدالرحمن صاحب گورنمنٹ انسپکٹنگ انجنیئر احمدی معہ اپنے عزیز قریشی محمد سعید کے پہنچ گیا۔ راستہ میں دوبار جنگلوں میں ہمیں پانی نہ ملنے کی تکلیف ہوئی۔ اور دامودر ندی کے گھاٹ سے ریت میں سائیکل دھکیلنے میں بھی دقت ہوئی۔ مگر جب ندی سے پار ہو گئے۔ تو اتفاقیہ ایک احمدی بھائی محمد ابو ٹے خان صاحب ضلع ہوشیارپور کے مل گئے۔ جس سے ہماری سفر کی ساری کوفت جاتی رہی۔ انہوں نے اپنے ۲۰ کے قریب دوستوں کو جمع کر کے ۳ گھنٹے تک تبلیغ کرائی۔

شہر بارنپور کے نزدیک ایک میدان میں بارش اور اولوں نے ۵ منٹ تک ہمیں خوب تختہ مشق بنایا۔ مگر اسباب کا زیادہ نقصان نہ ہوا۔

عمر۔ آل انڈیا سائیکل ٹورسٹ

محمد طفیل و حسن دین صاحبان کے متعلق اعلان

محمد طفیل پسر میاں حسن دین صاحب درزی حال بوریوالہ منڈی ضلع ملتان کے خلاف مبلغ ۸۶/۹/- کی ڈگری دارالقضاء سے ۱۹۳۷ء میں بحق میاں نظام الدین صاحب درزی صادر ہوئی تھی۔ لیکن محمد طفیل صاحب نے ادائیگی نہ کی اگرچہ اسے قسط کی سہولت بھی دی گئی۔ محمد طفیل صاحب کو دو مرتبہ رجسٹرڈ نوٹس بھی بھجوائے گئے۔ لیکن انہوں نے ادائیگی کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ بالآخر جب ان کے خلاف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ کی جانے لگی۔ تو ان کے والد حسن دین صاحب نے اس قرضہ کی ادائیگی کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی۔ اور کچھ رقم یکمشت اور بقایا بذریعہ اقساط ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ لیکن سوائے دو روپیہ کے اور کچھ آج تک ادا نہیں کیا۔ حالانکہ باپ اور بیٹا دونوں کو ہر ممکن طریق سے ادائیگی کے لئے کہا گیا ہے وہ صرف وعدہ کرتے ہیں۔ اور ادائیگی کچھ نہیں کرتے بنا بریں اب اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اس اعلان کی تاریخ اشاعت سے پندرہ دن کے اندر محمد طفیل اور حسن دین صاحبان نے معقول صورت ادائیگی پیش نہ کی۔ تو ان کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی درخواست حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں معہ نجویز مقاطعہ کر دی جائے گی

(ناظر امور عامہ)

وصیتیں

نمبر ۵۵۶۳:۔ منکہ محمد عبد الصمد ولد ایم عبد الواحد صاحب قوم بستی پیشہ تعلیم عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں کیونکہ بفضلہ تعالیٰ ابھی والدین زندہ موجود ہیں۔ میرا گذارہ مبلغ ۲ روپے ماہوار جیب خرچ پر ہے جو کہ والد صاحب کی طرف سے مجھے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو کہ انشاء اللہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ کمی بیشی کی صورت میں اطلاع دی جائے گی۔

العبد:۔ محمد عبد الصمد متعلم جامعہ احمدیہ درجہ ثانیہ قادیان

گواہ شد:۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد

گواہ شد:۔ غلام حیدر بی۔ اے مدرس مدرسہ احمدیہ

نمبر ۵۵۶۹:۔ منکہ محمد یوسف ولد شیخ محمد دین صاحب قوم بٹ ساکن گجرات حال کمپالہ مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ؍ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ رنگ پورہ سٹریٹ گجرات مالیتی پانچ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۲) ایک قطعہ اراضی پچیس بیگھہ مشترکہ واقعہ چھوکر کلاں ضلع گجرات ہے اس کا جو حصہ میرے تقسیم میں ہوئے۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فی الحال اس اراضی سے مجھے کوئی آمد نہیں۔

۳۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۔/۳۰۰ شلنگ بصورت تنخواہ از پوسٹل ڈیپارٹمنٹ ملتی ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ جو آمد ہوگی۔ خواہ کم یا زیادہ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۴) نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت میری وفات جو میری جائداد یا ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام

العبد:۔ محمد یوسف بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد

گواہ شد:۔ لعل دین احمد احمدی عفی عنہ

مجلس مشاورت کے لئے رعایت

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے تصدیق فرماتے ہیں "سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے نہایت ایماندار ثابت ہوئے ہیں۔ اب ان کی دوکان کا نام پیارے دی ہٹی رجسٹرڈ صراف قادیان ہے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ خالص چاندی کی انگوٹھی میں کھدا ہوا ہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشاء زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔

خلافت جوبلی کی تقریب کی یادگار

حیدرآباد کی ایک احمدی فرم نے جو نہایت خوشنما خلافت سلور جوبلی میڈل تیار کئے تھے اور جن کی سفارش آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے خرید کئے۔ ان احباب کی خاطر جو اس موقعہ پر تشریف نہیں لاسکے۔ مگر اس یادگار کو حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم نے اس فرم سے سب کے سب خرید لئے ہیں۔ اس لئے قادیان آنے والے اپنے اعزہ اور احباب کے ذریعہ یا بذریعہ ڈاک یہ میڈل ہم سے طلب کریں۔ قیمت صرف ۲ آنے

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

شادی ہو گئی — آپ جو چیز چاہتے ہیں — وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سن کر نہ گھبرائیے نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امراء معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ سے قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

دارالامان میں قابل فروخت سکنی اراضیات

خریدار اصحاب کے لئے نادر موقعہ

قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کی بعض باموقعہ اراضیات برائے دوکانات و مکانات قابل فروخت ہیں۔ جو دوست خریدنے کی خواہش رکھتے ہوں۔ وہ صیغہ جائیداد کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور اگر مجلس مشاورت کے موقعہ پر دارالامان میں آئیں۔ تو دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ میں تشریف لا کر قیمت کے متعلق بالمشافہ گفتگو کر کے تصفیہ فرمالیں۔

مجلس مشاورت جیسی مبارک تقریب کی خوشی میں خاص رعایت سے کام لیا جائے گا۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک عزیز کے نام خط

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔سی۔ایس۔آئی۔ نے ایک نہایت مفید اور کارآمد کتاب عنوان بالا کے نام سے تصنیف فرمائی ہے۔ جو تبلیغی رنگ میں لکھی گئی ہے۔ اور ہر مذہب و ملت کے نوجوانوں کے لئے از حد مفید ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا ہے۔ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر بک ڈپو تالیف و اشاعت اس کتاب کو طبع کروا رہا ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ حجم ۱۶۸ صفحہ ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

بشارات رحمانیہ

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی رائے میری رائے میں کتاب بشارات رحمانیہ تبلیغ کے لئے ایک مفید ہتھیار ہے۔ یہ کتاب جن مضامین اور رؤیا و کشوف پر مشتمل ہے۔ وہ نہایت ایمان افزا اور روح پرور ہیں۔ میرے نزدیک یہ کتاب تمام نئے احمدیوں کے لئے نیز ان تمام لوگوں کے لئے مفید ہے۔ جو ابھی سلسلہ میں داخل ہونے کے قریب مگر حالت کشمکش میں ہیں۔ اور یہ کتاب ان تمام وساوس اور شبہات اور اعتراضات کا بھی بہتر جواب ہے۔ جو سلسلہ کے معاند اور مخالفین کی طرف سے پیدا کئے جاتے ہیں اور یہ کتاب غیر مبایعین کی آنکھیں کھولنے اور انہیں راہ راست پر لانے کا بھی مؤثر ذریعہ ہے اور اسی طرح یہ کتاب دعا کے منکرین اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکرین اور اسلام کی عظمت نہ ماننے والے سب لوگوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اور چونکہ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دیرینہ خواہش کو پورا کرنے والی ہے۔ اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ "اس تجویز سے بندگان خدا کو فائدہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کے دل کثرت شواہد سے ایک تسلی پاکر فتنہ سے بچ جائیں گے" (اشتہار ۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء) نہایت مفید ثابت ہوگی۔ لہٰذا میں احباب جماعت کو اس کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اسے خرید کر بکثرت تقسیم کریں۔ اور اپنی اپنی لائبریریوں میں ضرور رکھیں۔ اور اس کے مصنف کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

فرزند علی عفا اللہ عنہ ۱۸ / ۳ / ۱۳۱۹

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج بعد دوپہر لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا کھلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر جناح نے پرزور تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ہندوستان کو دو بڑی ریاستوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ کیونکہ اس کے سوا ہندوستان میں امن قائم ہونے کی اور کوئی صورت نہیں۔ چونکہ اسلام اور ہندو ازم دو مختلف مذاہب ہی نہیں بلکہ دو الگ الگ مجلسی نظام ہیں اس لئے یہ خیال کرنا کہ ان دونوں مذاہب کے لوگ مل کر کوئی ملکی نظام بنائیں گے محض خواب دیکھنا ہے۔ ان دونوں قوموں کی بنیاد ایسی تہذیبوں پر ہے جو ایک دوسری سے بالکل مختلف ہیں اس لئے الگ الگ ریاستیں ہی امن کی صورت پیدا کر سکتی ہیں۔

استقبالیہ کمیٹی کے صدر مسٹر شاہنواز صاحب نے اپنے ایڈریس میں فیڈرل سکیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کا ملتوی ہو جانا مسلم لیگ کی بہت بڑی کامیابی ہے انہوں نے مسلم لیگ کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کو آزادی حاصل ہو یہ مسلم لیگ کا مقصد ہے فرقہ وارانہ مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا گذشتہ ۲۰ سال میں کم از کم ۵ بار اس کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کانگرس نے جداگانہ انتخاب نہیں مانا۔

آج رات مسلم لیگ کی سبجیکٹ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔

بمبئی ۲۲ مارچ۔ بمبئی کے کپڑے کے کارخانوں میں ۲۳۰۰۰ مزدور حاضر ہو چکے ہیں۔ ہڑتالی پکٹنگ کر رہے ہیں۔ مزدور عورتوں نے گورنر بہادر سے اپیل کی ہے۔ کہ مزدور لیڈروں کو رہا کر دیا جائے۔

کراچی ۲۱ مارچ۔ ایسٹر کی چھٹیوں کے بعد منگل ۲۶ کو سندھ اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں بجٹ کی بقیہ رقوم پر بحث کی جائے گی۔

پشاور ۲۲ مارچ۔ کچھ عرصہ ہوا وجہ سے احمدزئی قاعدہ داؤدوں کو الگ

کر دیا گیا تھا۔ اب انہیں پھر بھرتی کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف وہ کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کا اہم واقعہ یہ ہے کہ برطانیہ کی ایک ڈبکنی کشتی نے جرمنی کا تجارتی جہاز ہیڈرو ہائین جو پانچ ہزار ٹن کے لگ بھگ کا تھا ڈبو دیا ہے اس کے آدمی بچا لئے گئے ہیں

پیرس ۲۲ مارچ۔ فرانس میں جو نئی وزارت بنی ہے آج صبح اس نے اپنی پالیسی کا اعلان کیا۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ نئی وزارت میں ۲۲ وزراء ہیں جن میں سے ۱۲ پہلی وزارت کے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر ڈنمارک کے پانچ جہاز ڈوب چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ جرمنی اپنا سارا غصہ غیر جانبدار ملکوں کے جہازوں پر نکال رہا ہے۔ کیونکہ برطانیہ کے جہازی قافلوں پر اس کا بس نہیں چلتا۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ برطانیہ اور فرانس نے بہت سے تیز رفتار ہوائی جہاز دینے کے لئے امریکہ کو آرڈر دیا ہے یہ جہاز نئی قسم کے ہونگے۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ روس نے فن لینڈ۔ ڈنمارک اور سویڈن کے سمجھوتے پر جو اعتراض کیا تھا۔ جرمنی کے اخبارات اس کی تائید کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ مارچ۔ مغربی محاذ پر امن رہا۔ البتہ کہیں کہیں گشتی دستے ایک دوسرے پر حملے کرتے رہے۔

دہلی ۲۲ مارچ۔ ڈاکٹر سر شفاعت احمد خان کچھ عرصہ کے لئے فیڈرل سروس کمیشن کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ ڈاکٹر رحمٰن کی جگہ کام کریں گے جو چھٹی پر جا رہے ہیں

لاہور ۲۱ مارچ۔ مسٹر ویریندر مینجنگ ایڈیٹر روزنامہ "پرتاپ" جن کو ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت

چھ ماہ قید کی سزا ہوئی تھی۔ سیشن جج نے ان کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا۔ اور جتنی سزا بھگت چکے ہیں۔ اسی کو کافی قرار دیا۔

لاہور ۲۲ مارچ۔ آج شام گورنمنٹ پنجاب کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ان حالات کے متعلق تحقیقات کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن میں ۱۹ مارچ کو لاہور میں بعض پولیس افسر اور دیگر اشخاص ہلاک یا زخمی ہوئے۔ اور پولیس نے گولی چلائی۔ جونہی فساد کی اطلاع ملی۔ فوراً یہ فیصلہ کیا گیا اور اب یہ انتظام کیا گیا ہے کہ ہائیکورٹ کے دو جج تحقیقات کریں گے۔

دہلی ۲۱ مارچ۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ جس وقت علامہ مشرقی کو ان کی گرفتاری کا حکم دیا گیا۔ تو وہ بہت مغموم ہو گئے۔ اور ان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں انہوں نے کہا مجھے کیوں گرفتار کیا جاتا ہے میں نے تو جنگ میں اتحادیوں کی طرف سے لڑنے کے لئے ۵۰ ہزار خاکساروں کی پیشکش کی ہے۔ ان کو موٹر میں بٹھا کر پولیس لے گئی۔ ان کا حقہ اور چلم بھی ساتھ ہی رکھوا دی گئی۔

منظہر پوری ۲۱ مارچ۔ کانگرس نگر کی تعمیر اور رضاکاروں اور ڈیلی گیٹوں کو ٹھہرانے کے انتظامات پر قریباً ۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ اور سبجیکٹس کمیٹی کی میٹنگ اور کھلے اجلاس کے ٹکٹوں کی فروخت سے صرف ۴۰ ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ اگر موسم خراب نہ ہوتا۔ تو اس سے دوگنی آمدنی ہوتی۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اس ہفتہ کے دوران میں دو لاکھ سے زیادہ لوگ کانگرس نگر گئے

لنڈن ۲۱ مارچ۔ فرانس اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے دونوں ملکوں کے ڈاک کے مشترکہ ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔

تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جب کہ دونوں ملکوں کے مشترکہ ٹکٹ جاری ہونگے

ملتان ۲۱ مارچ۔ ملتان میں خاکساروں کے آرگنائزر نور محمد کابلی کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ متعدد بیلچوں اور خطوط پر قبضہ کر لیا۔ معلوم ہوا ہے ملتان کے تمام خاکسار غائب ہیں۔

برہمن بڑیہ ۲۱ مارچ۔ پرسوں یہاں شدید آندھی اور بارش کی وجہ سے کئی اشخاص زخمی ہو گئے۔ تقریباً ایک سو جھونپڑے اڑ گئے۔ بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ جارج ٹاؤن میں تقریباً ۵۰ مزدور مجروح ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ مقامی گورنمنٹ کے حکم سے خاکسار پارٹی کے آرگن "الاصلاح" سے تین ہزار روپے کی اور دین دنیا پریس جس میں "الاصلاح" چھپتا ہے دو ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی گئی ہے۔ یہ ضمانت پنجاب گورنمنٹ کے خلاف ایک آرٹیکل کی اشاعت کے سلسلہ میں ہے۔

قاہرہ ۲۱ مارچ۔ مصری چیمبر نے آج متفقہ رائے سے ایک بل پاس کیا جس کے ذریعہ گورنمنٹ کو روئی کا سٹہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے

کوپن ہیگن ۲۱ مارچ۔ جزیرہ سلٹ میں جرمن فضائی اڈوں پر جن برطانوی طیاروں نے بمباری کی تھی۔ ان کی تعداد ۶۰ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔

کلکتہ ۲۱ مارچ۔ برطانیہ اور فرانس کی حکومتوں کو ہندوستان سے جنگ میں امداد کے لئے اب تک ۱۷۲ اہم پیشکشیں موصول ہوئی ہیں۔ تازہ ترین پیشکش مہاراجہ جموں و کشمیر کی طرف سے ہے جنہوں نے برطانوی اور فرانسیسی افواج کیلئے کچھ ایمبولینس کاریں دی ہیں۔

دہلی ۲۱ مارچ۔ خاکسار تحریک کے خلاف قانون قرار دئیے جانے کے سلسلہ میں لوکل گورنمنٹ نے امپیریل بنک آف انڈیا کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ خاکسار آرگنائزیشن کا جتنا بھی روپیہ اس کے پاس ہے ضبط کر لیا جائے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کی بیسویں مجلس مشاورت کا افتتاح

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر اور سب کمیٹیوں کا تقرر

قادیان ۲۲ امان۔ آج بعد نماز جمعہ و عصر جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ ۴ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مجلس مشاورت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر صوفی حافظ غلام محمد صاحب بی۔ اے نے تلاوت کی۔ پھر حضور نے مختصر سی تقریر میں دنیا کے عظیم الشان تغیرات اور انقلابات کے مقابلہ میں جماعت کی موجودہ کمزور حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آؤ ہم خدا تعالےٰ کے آگے عاجزی سے درخواست کریں۔ کہ یہ کام جو بظاہر ہمارے لئے ناممکن ہے۔ اسے اپنے فضل سے ممکن بنا دے۔ اور ہمیں طاقت بخشے۔ تاکہ ہم اس کے فضل اور رحم کے ساتھ اس کے نام کو دنیا میں پھیلا سکیں۔ اور اس کی شریعت کی حکومت قائم کر سکیں۔

اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دیر تک دعا فرمائی۔ اور پھر افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے مجلس مشاورت کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ کن صفات کے پیش نظر نمائندوں کو منتخب کرنا چاہیئے۔ جو تقوےٰ، دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ انہی کو بڑا سمجھنا چاہیئے وہ لوگ جو اچھی طرح تقریر نہ کر سکتے ہوں۔ لیکن دین کی خدمت کرنے والے ہوں۔ تقوےٰ شعار ہوں۔ ان سے بہتر ہیں جو بڑے لسان اور بڑے مقرر ہوں مگر دین سے بے بہرہ ہوں۔

حضور نے آئندہ نمائندوں کے انتخاب کے متعلق ان امور کو خاص طور پر مدنظر رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر ایجنڈا کی تجاویز پر غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کیلئے حضور نے حسب ذیل سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں۔

نظارت بیت المال اور نظارت مقبرہ بہشتی سے متعلقہ تجاویز پر غور کرنے کے لئے حضور نے ۳۲ ممبروں پر مشتمل سب کمیٹی منظور فرمائی۔ اس سب کمیٹی کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور سیکرٹری جناب مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو مقرر فرمایا۔

دوسری سب کمیٹی حضور نے نظارت خارجہ کی تجاویز کے متعلق ۱۵ ممبروں پر مشتمل منظور فرمائی۔ جس کے صدر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور سیکرٹری جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور خارجہ مقرر فرمائے۔

تیسری سب کمیٹی نظارت امور عامہ کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے حضور نے منظور فرمائی۔ جو ۲۱ ممبروں پر مشتمل تھی۔ اس کے صدر جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے اور سیکرٹری حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔

ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد اجلاس پانچ بجکر دس منٹ پر ختم ہوا۔ تاکہ سب کمیٹیاں اپنے اجلاس منعقد کر کے متعلقہ تجاویز کے متعلق رپورٹ تیار کر سکیں۔ یہ اجلاس آٹھ بجے رات سے ہو رہے ہیں۔

آج کے اجلاس میں شریک ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۲۰۴ ہے۔ جس میں پنجاب صوبہ سرحد سندھ۔ یو۔پی۔ حیدرآباد اور مختلف ریاستوں کی جماعتوں کے نمائندے موجود تھے۔ گزشتہ سال پہلے دن کی تعداد ۴۱۶ تھی۔ مقامی اور بیرونی وزیٹرز کی تعداد ۹۱۴ ہے جو گزشتہ سال ۷۵۰ تھی۔ وزیٹرز میں خواتین کی بھی ایک کافی تعداد تھی۔ جن کی نشست کا انتظام ہال کی شرقی جانب کی نچلی گیلری میں باپردہ تھا۔ تمام حاضرین تک آواز پہونچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ

قادیان ۲۲ امان۔ آج بعد نماز عشاء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہوار جلسہ مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پیر صلاح الدین صاحب وکیل فاضلکا نے "خدام الاحمدیہ اور استقلال" کے موضوع پر تقریر کی۔ عبدالرشید صاحب آرشد نے شیخ روشن دین صاحب تنویر کی تازہ نظم سنائی۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے خدمت خلق کا بہترین عملی نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی۔ چودہری خورشید احمد صاحب وکیل نے مجلس مشاورت کے متعلق اپنی نظم پڑھی۔ مولوی محمد سلیم صاحب نے اسلامی تعلیم کی ترویج و اشاعت کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے تعلیم ناخواندگان پر خاص طور پر روشنی ڈالی۔ راجہ محمد اسلم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم سنائی۔ مولوی خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری نے گزشتہ دو ماہ کی کارروائی کا خلاصہ سناتے ہوئے خدام الاحمدیہ کی تحریک کی۔ جناب صدر نے اراکین اور دوسرے اصحاب کو خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل سے وابستگی پیدا کرنے کا پیغام دیا۔

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف دعویٰ ہائی کورٹ میں

مسٹر کھوسلہ سشن جج کے فیصلہ کے خلاف جو دعوےٰ میری معرفت چند احمدی اصحاب نے کیا تھا۔ اور جس کا مدعا یہ ہے۔ کہ مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ جہاں تک جماعت احمدیہ سلسلہ نبوت اور خلافت کے متعلق ہے۔ وہ باطل اور کالعدم ہے۔ اس مقدمہ کی اپیل کی مسل مکمل ہو چکی ہے۔ اور مسل کی کتاب یعنی [illegible] شائع ہو چکی ہے۔ اب انشاءاللہ العزیز یہ اپیل ڈویژن بنچ میں بحث کے لئے پیش ہونے والی ہے۔ احمدی احباب کامیابی [illegible] دعا کریں۔

خاکسار عصمت اللہ خان ایڈووکیٹ لائلپور

الفضل کا جوبلی نمبر مفت حاصل کریں

الفضل کا جوبلی نمبر جو خلافت ثانیہ کے عہد مبارک کے متعلق بیش بہا اور ایمان افروز مضامین کا مرقع ہے۔ اور جس میں تین درجن کے قریب فوٹو بھی ہیں۔ ان احباب کو مفت دیا جائیگا جو الفضل کے مستقل خریدار بنیں گے۔ جو احباب "جوبلی نمبر" مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ آج ہی قیمت دیکر الفضل کے خریدار بن جائیں۔

الفضل کا "جوبلی نمبر" غیر احمدی اور غیر مبایع اصحاب میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ہے

جو اصحاب ان لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے۔ ان سے نصف قیمت یعنی چار آنے فی پرچہ علاوہ محصولڈاک لی جائے گی۔ (منیجر)

اعلان تعطیل: مجلس مشاورت میں مصروفیت کی وجہ سے ۲۶ امان کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش

مسلمانوں کو حضرت عمرؓ جیسی صفات رکھنے والے راہنما کی ضرورت

"اہلحدیث" (۱۵ مارچ) میں ایک دعائیہ نظم شائع ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کے انحطاط کا رونا روتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں التجا ، کی گئی ہے :۔

یارب ہمارے جسم میں پھر جان ڈال دے
یارب ہماری قوم کو فکرِ مآل دے
دُنیا پھر ایک بار لرز جائے جسکے نام
مسلم کو آج خدا وہی جاہ و جلال دے
بے راہ چل رہا ہے بہت دن سے کارواں
افتادہ ساری قوم ہے یارب سنبھال دے
قوت ہمارے بازوں میں یارب وہ کر عطا
دُنیا ہمارے سامنے تلوار ڈال دے
ایمان مضمحل ہوا جاتا ہے قوم کا
سردار پھر عمرؓ سا ہمیں ذوالجلال دے

اس قسم کی خواہشات ایک عرصہ دراز سے نہ صرف مسلمانوں کے سینہ میں پرورش پا رہی ہیں ، بلکہ پھوٹ پھوٹ کر باہر بھی نکل رہی ہیں - اب سوال یہ ہے - کہ اگر دُنیا کا کوئی خدا ہے اور یقیناً ہے - تو پھر وجہ کیا ہے - کہ مسلمانوں کی التجائیں اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب نہیں کرتیں - اور ان کی آہوں کا دھواں فضائے آسمانی کو چیرتا ہوا عرشِ الہٰی تک نہیں پہنچتا - خدا آج بھی اسی طرح بندوں کے لئے رحیم اور مہربان ہے - جس طرح پہلے تھا - وہ آج بھی اپنے بندوں کی تضرعات کو سنتا - ان کے اضطراب کو دُور کرتا - اور اُن کے زخمی قلوب پر محبت کی مرہم لگاتا ہے - کیا وجہ ہے - کہ مسلمان چیختے ہیں - مگر ان کی شنوائی نہیں ہوتی - وہ اپنے زخموں کو ننگا کر کے دکھاتے ہیں - مگر ان کے علاج کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی - اگر مسلمان سنجیدگی کے ساتھ اس معاملہ پر غور کریں تو وہ بآسانی سمجھ سکتے ہیں - کہ اس واویلا اور چیخ و پکار کے بےمعنی ہونے کا سوائے اس کے اور کوئی سبب نہیں - کہ اللہ تعالےٰ نے علاج پیدا کر دیا ہے مگر لوگ اپنی غفلت اور نادانی کے باعث اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے - اگر ایک پیاسا پانی کے لئے چلّا رہا ہو یا بھوکا روٹی کے لئے بےتاب ہو اور کوئی شخص ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس پیاسے کے پاس رکھ دے - یا بھوکے کے لئے عمدہ کھانا لا کر پیش کر دے - مگر نہ تو پیاسا پانی پیئے - اور نہ بھوکا روٹی کھائے - بلکہ بدستور چیختے چلاتے رہیں - تو ہر عقلمند انسان ان شور مچانے والوں پر نفریں کرے گا اور کہے گا - تم خود مجرم ہو - کیونکہ کھانا تمہارے پاس موجود ہے - پانی تمہارے پاس پڑا ہے - مگر تم کھانے اور پانی کو تو دیکھتے نہیں - اور بے فائدہ شور مچائے جا رہے ہو - یہی حالت ان مسلمانوں کی ہے - جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ کو تو قبول نہیں کرتے اور شور مچا رہے ہیں - کہ "افتادہ ساری قوم ہے یارب سنبھال دے"

اگر خدا تعالےٰ ان کے لئے کسی کو چارہ گر بنا کر نہ بھیجتا - اگر ان کی اصلاح ترقی اور ارتقاء کے لئے زمین و آسمان کا خدا کوئی تدبیر نہ کرتا - تو وہ کہہ سکتے تھے - کہ ہم کیا کریں - ہم مر رہے ہیں اور ہماری طرف توجہ نہیں کی جاتی - لیکن اب وہ کس مونہہ سے یہ کہہ سکتے ہیں - جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنا مامور ان کی اصلاح کے لئے مبعوث فرما دیا ۔

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو تو چاہیئے تھا - کہ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرتے - کہ وہ مسیحا جس کے انتظار میں بڑے بڑے اولیا اس دُنیا سے چل بسے - ان کے زمانہ میں ان کی آنکھوں کے سامنے آیا - اور اس نے محبت اور پیار کے ساتھ آسمانی مائدہ ان کے سامنے پیش کیا مگر افسوس انہوں نے دیکھتے ہوئے نہ دیکھا - اور سنتے ہوئے نہ سُنا - حضرت مسیح نے انجیل میں کیا ہی خوب فرمایا - کہ آسمان کی بادشاہت ان دس کنواریوں کی مانند ہے - جو اپنی مشعلیں لے کر دولھا کے استقبال کو نکلیں - ان میں سے پانچ عقلمند تھیں - اور پانچ بےوقوف - جو عقلمند تھیں انہوں نے مشعلوں کے ساتھ تیل بھی لے لیا - مگر دوسروں نے نہ لیا - دولھانے آنے میں دیر لگائی - تو سب اونگھنے لگیں - اور جن کے پاس تیل نہ تھا - ان کی مشعلیں بجھ گئیں - وہ تیل لینے کے لئے واپس شہر کو لوٹیں - تو دولھا آگیا - نصف تو اس کے ساتھ چلی گئیں - اور نصف رہ گئیں اس میں تمثیلی رنگ میں حضرت مسیح نے اپنی آمد ثانی کا نقشہ کھینچا ہے - کہ جب میں آؤنگا - تو کئی باوجود میرا انتظار کرنے کے میرے ساتھ شامل نہیں ہونگے - چنانچہ آنے والا موعود جب حضرت احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی صورت میں آیا - تو مسلمانوں کا بڑا حصہ اس کے قبول کرنے سے ابھی تک محروم ہے ۔

مسلمان اگر چاہتے ہیں - کہ وہ ترقی کریں انہیں تدبر - دانش - عزم اور استقلال میں حضرت عمرؓ جیسا راہنما میسر ہو - تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے - کہ ایسا بے مثال لیڈر جس میں فاروقی صفات جلوہ گر ہوں - آفتابِ نبوت سے نور حاصل کرنے کے بعد ہی پیدا ہو سکتا ہے - کیا یہ عجیب بات نہیں - کہ مسلمان ایک طرف تو اب نبوت کے دروازہ کو ہی مسدود سمجھتے ہیں - اور دوسری طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا راہنما چاہتے ہیں - وہ پہلے خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کو قبول کریں - اور پھر حضرت عمرؓ ایسا لیڈر پائیں -

خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو جو امام بخشا ہے - اسے کسی انسان نے نہیں - بلکہ خود خدا نے فضل عمر قرار دے کر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صفات سے کامل طور پر متصف فرمایا ہے - جس طرح حضرت عمرؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفۂ ثانی تھے - اسی طرح آپ بھی بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہیں - آپ میں وہ تمام صفات موجود ہیں - جو حضرت عمرؓ میں تھیں یہی وجہ ہے - کہ جس طرح اسلام نے زمانۂ عمرؓ میں بالخصوص ترقی کی - اسی طرح احمدیت حضرت فضل عمر کے بابرکت عہد میں روز افزوں ترقی کر رہی ہے - کوئی دن نہیں چڑھتا - جس میں احمدیت اپنا دائرہ وسیع نہیں کر لیتی - جب اس سلسلہ کی ابتدا ہوئی - تو اس کے افراد انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے - مگر آج دُنیا کے کونے کونے میں احمدی پائے جاتے ہیں - جو اسلام کی اشاعت و ترقی اپنا فرض سمجھتے ہیں - اور حتے الامکان اس میں منہمک ہیں - ان کے سامنے نہایت شاندار مستقبل ہے - ان کے قلوب امید سے پُر ہیں - اور وہ یقین رکھتے ہیں - کہ اسلام کو دُنیا میں پھر انشاءاللہ غلبہ حاصل ہوگا ۔

پس وہ لوگ جو مایوسی - اور نا امیدی میں گھرے ہوئے ہیں - انہیں چاہیئے - کہ جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں تا کہ نہ صرف اسلام کا شاندار مستقبل انہیں نظر آنے لگے - بلکہ وہ روز بروز اپنے آپ کو اس کے قریب پائیں ۔

اہل بہاء کو تبادلۂ خیالات کی دعوت

(از حضرت سید محمد اسحاق صاحب قادیان)

ہم احمدیوں کا یہ مذہب ہے۔ کہ آیت ماکان محمدٌ ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ عزیزا حکیما۔ کسی ایسے شخص کے امت میں مبعوث ہونے کو مانع نہیں جو محض نبوت کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہو۔ بلکہ یہ آیت شارع نبی یا براہ راست نبی یعنی غیر امتی نبی کے آنے کی مانع ہے۔ لیکن اہل بہاء کے نزدیک یہ آیت ہر اس شخص کی آمد کو روکتی ہے۔ جو نبوت اور رسالت کے مفہوم کو اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس اختلاف کو مدنظر رکھ کر ہم اہل بہاء سے پوچھتے ہیں کہ بہاء اللہ خدا تھے یا نہیں؟

ہمارا یہ سوال واضح ہے مبہم اور غیر واضح نہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق پوچھے کہ آپ خدا تھے یا نہیں؟ تو ہم بغیر کسی مزید سوال کے فوراً اور صاف الفاظ میں کہیں گے کہ آپ خدا نہ تھے۔ اسی طرح ہم اہل بہاء سے یہی سوال کرتے ہیں۔ اب اس کا جواب اگر یہ ہے۔ کہ وہ خدا تھے۔ تب ہم اہل بہاء کو یہ دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ ہم سے قادیان یا لاہور جہاں وہ پسند کریں۔ اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ اس بحث میں اہل بہاء مدعی ہوں گے۔ کہ بہاء اللہ خدا تھے۔ اور ہم اس کی نفی کریں گے۔ لیکن اگر وہ ہمارے مذکورہ بالا سوال کا یہ جواب دیں۔ کہ بہاء اللہ خدا نہ تھے۔ تو پھر اہل بہاء سے اس امر پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ کہ آیت خاتم النبیین کے ان معنوں کی رو سے جو اہل بہاء کو مسلم ہیں۔ بہاء اللہ کا دعوٰے درست نہیں۔

پس اس دعوت کے ذریعہ ہم ہر صورت میں اہل بہاء سے تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمارا یہ تبادلۂ خیالات ہمارے سوال "بہاء اللہ خدا تھے یا نہیں" کے مثبت یا منفی یعنی ہاں یا نہیں کے ہر دو پہلوؤں پر ہوگا۔ یعنی ہاں کہنے پر ہم بہاء اللہ کی خدائی کی تردید کریں گے۔ اور نہیں کہنے پر ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ آیت خاتم النبیین کے وہ معنے جو خود اہل بہاء کرتے ہیں۔ پھر اس دعوے کی تردید کرتے ہیں۔ جو خدائی کے دعوے کے علاوہ ہوسکتا ہے۔ امید ہے کہ اہل بہاء بالخصوص لاہور کے بہائی سردار پریتم سنگھ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری ہمارے اس دوستانہ تبادلۂ خیالات کی دعوت کو پڑھ کر ہمیں مطلع فرمائیں گے۔ کہ آیا وہ بہاء اللہ کی خدائی پر ہم سے اظہار خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں یا خدائی سے انکار کر کے ہر اس دعوے کی تردید ہم سے سننے کے لئے تیار ہیں۔ جو خدائی کے دعوے کے علاوہ ہو۔

یہ تو مطلق دعوت تبادلۂ خیالات ہے۔ اس پر آمادگی کے بعد مقام اور تفصیل شرائط پر غور ہو سکے گا۔ ہماری طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب تبادلہ خیالات کریں گے۔ امید ہے کہ اہل بہاء ہماری اس دعوت کو قبول فرما کر ایک ایسے دوستانہ اظہار خیالات کی نظیر مباحثات کی غیر مہذب فضا میں قائم کریں گے۔ جو تہذیب اور شائستگی کے ساتھ گفتگو کرنے والوں کے لئے آئندہ مشعل راہ کا کام دے گی۔ اس دعوت کے جواب میں جو صاحب خط و کتابت فرمائیں، وہ خاکسار کے نام پر فرما سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں تجھ سے اے میرے قادر مطلق خدا عاجزی اور درد دل سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے محض اس لئے کہ بہاء اللہ کے متعلق تیری مخلوق صحیح اور اصل بات تک پہونچ جائے۔ یہ سلسلہ جنبانی کی ہے۔ اے میرے خدا تو اہل بہاء کو توفیق عطا فرما۔ کہ وہ بغیر کسی ایچ پیچ کے ہم سے دوستانہ تبادلہ خیالات کریں۔ اور اس طرح اے میرے مالک تیری گم گشتہ مخلوق راہ راست پر آجائے اور تیرے منشاء کو معلوم کرے۔ اور ہمیں اس بحث میں توفیق عطا فرما۔ کہ ہم کوئی کلمہ تیرے پاک منشاء کے خلاف مونہہ سے نہ نکالیں۔ آمین یارب العلمین

نذر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

نہیں مقصد دکھاؤں طبع موزوں کی میں جولانی
نہ غرّہ علم کا مجھ کو نہ دعوئ ہمہ دانی

عقیدت کے تری سرکار میں یہ پھول لایا ہوں
ہے نسل سیدہ کا نار تو اور فخر سلمانی

خلافت تیری برحق اور امامت بھی مصدّق ہے
کہ ہے تو میرزاؑ کا حسن اور احسان میں ثانی

بشارت دی خدا نے بارہا تیری مسیحاؑ کو
کہ تو ہی مصلح موعود ہے اور یوسف ثانی

منافق تیرا کر سکتے نہیں اک بال بھی بینکا
وہ کوئی مستری ہو یا ہو مصری یا ہو ملتانی

بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے
وہاں تدبیر شیطانی یہاں تقدیر ربانی

نہیں ہم کو غرض کچھ مال و جاہ عالم دوں سے
ہے خاقانی و سلطانی ہمیں اس در کی دربانی

مبارک ہیں جو حق کی راہ میں تکلیف پاتے ہیں
نہیں زیبا کبھی ہو مومن کو سستی اور تن آسانی

دعاؤں کا تری محتاج ہے خورشید عاصی بھی
کہ حاصل ہو اسے بھی علم و عرفاں میں فراوانی

خاکسار خورشید احمد ابن چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ای۔ اے سی پنشنر لاہور

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب مطب نور دین میں

مولوی عبدالوہاب صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک دوا خانہ قائم کیا ہے۔ پچھلے دنوں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے یہ دوا خانہ دیکھا تو حسب ذیل سطور اس بارے میں رقم فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میرے باپ کے محسن تھے۔ پھر میرے محسن تھے۔ مولوی عبدالوہاب عمر صاحب میرے محسن زادے ہیں۔ مجھے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی۔ کہ انہوں نے طب کی تعلیم حاصل کی ہے۔ اور ایک حد تک اس فن میں دسترس بھی حاصل کر چکے ہیں۔ اور اپنے یگانہ اور یکتا باپ کے چھوڑے ہوئے (طبی) خزانوں کو بنی نوع کی خدمت کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس نیت سے ایک دوا خانہ بھی قائم کیا ہے۔ آج میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوا خانہ دیکھا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا (طبی) بیاض دیکھا اور اس محبوب دستخط کو دیکھ کر دل کی عجیب کیفیت ہوئی۔ جب میں انگلستان میں طالب علم تھا تو اسی دستخط میں مجھے نوازا کرتے تھے۔ کبھی "ارشد ارجمند باش" سے خطاب فرماتے کبھی "ظفر اللہ باش" سے کبھی "پیارے" پر ہی اکتفا کرتے۔

میں کہاں سے کہاں چلا گیا۔ مولوی عبدالوہاب عمر صاحب کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہوں اور انہیں اپنے مقدس باپ کا ایک قول یاد کراتا ہوں۔ جو وہ اکثر فرمایا کرتے تھے "میاں اونٹ چالیس اور بوتا پینتالیس" اب ہماری خوشی تو جب پوری ہو جب مولوی عبدالوہاب صاحب [illegible] آمین۔

خاکسار ظفر اللہ خان

تاریخ اسلام

حضرت عثمانؓ کے خلاف عبد اللہ بن سبا کا ایک جعلی خط

مدینہ منورہ پر حملہ کرنے وقت مفسدین نے یہ عذر تراشا تھا۔ کہ واپسی پر انہوں نے دیکھا۔ کہ ایک شخص جو اونٹ پر سوار تھا۔ کبھی ان کے سامنے آتا۔ اور کبھی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا۔ اس کی مشتبہ حرکات کو تاڑ کر بعض لوگوں نے جب اس کی تلاشی لی۔ تو اس کے پاس سے ایک خط برآمد ہوا۔ جس میں والی مصر کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے یہ ہدایت تھی۔ کہ جب یہ لوگ مصر واپس پہنچیں۔ تو ان میں سے فلاں فلاں کو قتل کر دیا جائے۔ اور فلاں فلاں کو کوڑے لگائے جائیں۔ اور فلاں فلاں کے سر اور داڑھی کے بال مونڈ دیئے جائیں۔ اس خط کی آڑ میں انہوں نے اس خط سے قطعی انکار کیا۔ اور فرمایا کہ نہ میں نے یہ خط لکھا ہے۔ نہ میرے مشورہ سے لکھا گیا ہے۔ اور نہ مجھے علم ہے۔ کہ کس نے لکھا۔ ہاں آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو۔ بعض دفعہ خط سے خط مل بھی جاتا ہے۔ اور انگوٹھی کی نقل بھی بنائی جا سکتی ہے۔ لیکن آپ کے اعلےٰ درجہ کے تقوےٰ اور شرم و حیا کے اوصاف نے آپ کو یہ کہنے کی اجازت نہ دی۔ کہ یہ جعلی خط تم لوگوں نے خود بنایا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ خط ان مفسدین کی انہی شرارتوں سے تعلق رکھتا تھا۔ جو ایک عرصہ سے وہ نظام خلافت کو مٹانے کے لئے کرتے چلے آ رہے تھے۔ چنانچہ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے۔ کہ ان لوگوں کو جھوٹ سے کوئی عار نہ تھی۔ ولید بن عقبہ اور سعید بن العاص کے مقابلہ میں ان لوگوں نے جس دروغگوئی سے کام لیا۔ اس کا ذکر گزشتہ پرچوں میں آ چکا ہے۔ اسی طرح مختلف والیان ممالک کے متعلق ان لوگوں نے جو جھوٹی شکایات مشہور کیں۔ ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ جھوٹ کو شیر مادر کی طرح سمجھتے تھے۔ اور کذب بیانی سے کام لینے میں انہیں کوئی عار نہ تھا۔ ان حالات میں بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ یہ خط بھی انہی کی ایک جعلسازی تھی۔ اس سے زیادہ اس میں کوئی حقیقت نہ تھی۔ پھر جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اعتراض میں ذکر کیا۔ ان لوگوں کا ایسی جلدی ہی واپس آ جانا۔ اور ایک وقت میں ہی سب کا مدینہ منورہ میں داخل ہونا خود اس بات کی واضح دلیل تھا۔ کہ یہ ایک سازش تھی جو عمل میں لائی گئی۔ کیونکہ مصری یہ بیان کرتے تھے۔ کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کا خط بویب مقام پر پکڑا۔ اور یہ مقام مدینہ سے چھ منزل پر واقع ہے۔ اب جبکہ اہل مصر اس جگہ پہنچ چکے تھے۔ تو لازماً اہل بصرہ اور اہل کوفہ بالمقابل جہات پر چھ چھ منزل راستہ طے کر چکے ہوں گے۔ اور اس طرح اہل مصر کی طرف سے دونوں قافلوں کو اس خط کی اطلاع کم از کم بارہ تیرہ دنوں میں مل سکتی تھی۔ اور ان کے آنے جانے کے دن شامل کر کے قریباً چوبیس دن بعد یہ لوگ مدینہ میں پہنچ سکتے تھے۔ مگر یہ لوگ اس سے بہت کم عرصہ میں واپس آ گئے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ مدینہ سے واپسی سے قبل ہی ان لوگوں نے یہ منصوبہ کر رکھا تھا۔ کہ فلاں تاریخ سب یکدم مدینہ کو واپس پلٹیں۔ اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ اور چونکہ عبد اللہ بن سبا ایک ہوشیار آدمی تھا اس نے خیال کیا۔ کہ لوگ ان سے سوال کریں گے کہ وہ واپس کیوں لوٹے۔ اسی طرح اس کے ساتھیوں کے دل میں بھی یہ بات کھٹکے گی کہ فیصلہ کے بعد نقض عہد کیوں کیا گیا۔ اس لئے اس نے یہ جعلی خط بنایا۔

فضل عمرؓ (انگریزی)

مصنفہ صوفی عبد القدیر صاحب نیاز بی۔ اے

جناب چوہدری شیخ محمد صاحب سیال ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے صوفی عبد القدیر صاحب نیاز کی کتاب فضل عمر پڑھی ہے۔ اور میری رائے میں یہ کتاب کیا بلحاظ زبان اور کیا بلحاظ مضمون بہت اعلےٰ کتاب ہے۔ اور موقعہ بموقعہ اعلےٰ درجہ کی قادر الکلامی اور واقعات کی بحث میں گہری تنقیدی نظر کا ثبوت دیا ہے۔ اور واقعات کو ایسے رنگ میں ترتیب دیا ہے۔ کہ چند الفاظ کی مدد سے باریک سے باریک معنی اور مطالب خود بخود بغیر لفاظی اور بغیر کوشش کے چند سطور میں واضح ہوتے چلے گئے ہیں۔ روایت کے متعلق احتیاط تاریخ کا ایک لازمی جزو ہے۔ مگر روایات کا ایک بے ہنگم مجموعہ ایک کھنڈر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن جب ایک قابل مورخ واقعات کے معنی کو ایک ترتیب کے ساتھ واضح کر دیتا ہے تو وہی کھنڈر ایک عظیم الشان محل کا منظر پیش کر دیتا ہے۔ جو ہر ایک دیکھنے والے سے خراج تحسین حاصل کرتا ہے۔ صوفی صاحب کی اس تحریر میں ایک خاص رنگ ہے۔ جو مجھے ذاتی طور پر پسند آیا ہے اور وہ یہ کہ اختصار میں وضاحت اور زور و طاقت کو مضمر کر دیا گیا ہے۔ جیسا بات میں بم کے فلسفہ کی بنا یہ ہے۔ کہ زیادہ طاقت تھوڑے عرصہ یا جگہ میں بھر دی جاتی ہے۔ اور جب وہ پھٹتی ہے۔ تو مد مقابل کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اسی طرح الفاظ اور معانی میں زبردست طاقت چند الفاظ میں بھر دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس مختصر سے مجموعہ کا اثر بعض دفعہ اس قدر گہرا ہوتا ہے۔ کہ قوموں کی قسمت پلٹ کر جاتی ہے۔ اس طریق بیان کی ایک مثال مندرجہ ذیل ہے۔

Respect for law is the first fundamental requisite of ordered Society and in as far as both proceed to destroy that law there is a little difference between a Hitler & a Gandhi. Only Hitler smashes through civilization by means of roaring guns, and tanks spreading death and submarines & electric mines, while Mr. Gandhi is rather clever and does the same thing with a honeyed philosophy of civil anarchy that is no bit less dangerous for India and for the rest of the world than the terrible electric mines of the present war that can send the proudest ships to the bottom of the sea in the twinkling of an eye.

یہ میں مانتا ہوں۔ کہ یہ خیال نیا نہیں ہے۔ اور ہمیں جو اتفاق اس بات سے تھا کہ قانون شکنی انسانیت کے لئے تباہ کن عمل ہے پہلے ہی سے ایک عقیدہ اور ایک رائے ہے۔ لیکن ہٹلر اور گاندھی کو ایک فقرہ میں اکٹھا بیان کر کے مطلب کو اس طرح واضح کر دیا ہے۔ کہ اس سے زیادہ وضاحت ہو نہیں سکتی۔

فضل عمر کی قیمت فی نسخہ عمر۔ احمدیہ اسد قیمت ۲ اور اسلامی خلافت انگریزی مصنفہ مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے قیمت ۸ پبلشرز سلطان برادرز قادیان

پھر اس خط کے پکڑے جانے کا واقعہ بھی ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ اصلی نہیں بلکہ جعلی تھا۔ کیونکہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوئی خط بھیجا ہوتا۔ تو یہ کیونکر ممکن تھا۔ کہ وہ غلام کبھی ان دشمنوں کے سامنے آتا۔ اور کبھی چھپ جاتا۔ ایسی حرکت تو وہی کرسکتا ہے۔ جو جان بوجھ کر اپنے آپ کو پکڑوانا چاہے۔ اس غلام کو تو مفسدین کے قول کے مطابق یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ قافلہ سے پہلے مصر پہونچ جائے۔ پھر بویب کے مقام پر ان کا آپس میں مل جانا کس طرح قرین قیاس ہوسکتا ہے۔ حالانکہ ایک آدمی جس سرعت سے سفر کرسکتا ہے۔ قافلہ اتنی سرعت سے نہیں کرسکتا۔ اسی طرح جو سوال وجواب اس سے ہوئے وہ بھی بالکل غیر طبعی ہیں۔ کیونکہ اس نے یہ بیان کیا۔ کہ وہ پیغامبر ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس نے کہا۔ کہ نہ اسے کوئی خط دیا گیا ہے۔ اور نہ کوئی زبانی پیغام دیا گیا ہے۔ یہ جواب سوائے اس کے اور کوئی شخص نہیں دے سکتا۔ جو یا تو پاگل ہو یا خود اپنے آپ کو مشکوک ظاہر کرنا چاہتا ہو۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ چونکہ اس خط کا بنانے والا چاہتا تھا۔ کہ جہاں تک ہوسکے یہ خط اور اس کا حامل پکڑا جائے۔ تا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف لوگ بھڑک اٹھیں۔ اس لئے اس نے قاصد کو ہدایت کی۔ کہ وہ اس طرح قافلہ کے ساتھ چلے۔ کہ لوگوں کے دلوں میں خواہ مخواہ شک پیدا ہو۔ اور جب وہ اس سے کوئی سوال کریں۔ تو ایسے جواب دے۔ جو شک کو اور بھی بڑھانے والے ہوں۔ حالانکہ اس کی تلاشی لیں۔ اور خط کو اس کے پاس دیکھ کر ان کو یقین آجائے۔ کہ نعوذ باللہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان سے دھوکا کیا ہے۔

ایک اور ثبوت اس بات کا کہ یہ خط جعلی تھا یہ ہے۔ کہ اس خط کا مضمون بعض روایات میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ فلاں فلاں کی بطور سزا ڈاڑھی منڈوائی جائے حالانکہ اسلامی حکومتوں میں صرف وہی سزا دی جاسکتی ہے جو مطابق اسلام ہو۔ یہ جائز نہیں کہ مثلاً کسی شخص کو بطور سزا سؤر کا گوشت کھلایا جائے۔ یا شراب پلائی جائے۔ اسی طرح یہ بھی جائز نہیں۔ کہ ڈاڑھی منڈوائی جائے۔ کیونکہ یہ ممنوع امر ہے۔ پس اس خلاف اسلام سزا کا الفاظ میں تحریر ہونا بھی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ یہ خط کسی ایسے شخص نے بنایا جو مغز اسلام سے واقف نہیں تھا۔

پھر واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بہت رحم دل تھے۔ آپ نے ان لوگوں کو سزا دینے میں بہت ڈھیل سے کام لیا۔ صحابہ بار بار زور دیتے ہیں۔ کہ ان لوگوں کو قتل کیا جائے۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان کو سزا دینے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ اگر آپ چاہتے۔ کہ انہیں سزا دی جائے۔ تو جس وقت یہ لوگ پہلی دفعہ مدینہ آئے۔ اسی وقت قتل کئے جاسکتے تھے۔ پس یہ بالکل بعید از عقل بات ہے۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خود تو انہیں سزا نہ دی۔ مگر والئے مصر کو خط لکھ دیا۔ کہ انہیں فلاں فلاں سزا دے دو۔ پھر اس خط کے جعلی ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ باوجود اس بات کے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا گواہ پیش کئے جائیں۔ اس غلام کو بھی پیش نہ کیا گیا جو خط لے جارہا تھا اور نہ بعد کے واقعات میں اس کا کوئی ذکر آتا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس غلام کا پیش کرنا ان لوگوں کے مفاد کے خلاف تھا۔ اور وہ ڈرتے تھے۔ کہ غلام اصل راز افشا نہ کردے غرض جس خط کی بناء پر مفسدین نے مدینہ منورہ کا محاصرہ کیا۔ وہ صریح جعلی تھا۔ اور اس کی بناء پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر کوئی الزام عائد نہیں کیا جاسکتا ۔

ہدایات دربارہ فہرست (ب) رائے دہندگان

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

فہرست رائے دہندگان ب میں صرف ان اشخاص کے نام درج ہوں گے۔ جن کے نام درج کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ درخواست دیں۔ انہیں مندرجہ ذیل قواعد کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) صفات جن کی بناء پر حق ووٹ ہوسکتا ہے۔

ا۔ اقوام مندرجہ جدول یعنی ادنیٰ اقوام کے تمام اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ ان کے لئے خواندہ ہونا کافی ہے

ب۔ تمام دیگر اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں (جن کا ذکر فہرست الف میں آچکا ہے) ان کے لئے پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے کوئی بڑے تعلیمی امتحان کا پاس شدہ ہونا۔

ج۔ تمام عورتیں جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ وہ ذیل کی وجوہ پر ووٹر بن سکتی ہیں

(۱) خواندہ ہونا

(۲) یا کسی ایسے شخص کی پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں ہونا جو کہ باقاعدہ فوج یا ٹیریٹوریل فورس کا افسر یا برٹش انڈیا کی پولیس کا افسر یا سپاہی ہو

(۳) کسی ایسے شخص کی بیوی ہونا جو

(۱) انکم ٹیکس ادا کرتا رہا ہو۔ یا کم از کم پچاس روپے تک محصول میونسپل کمیٹی یا چھاؤنی ادا کرتا ہو۔

(۲) یا کسی باقاعدہ فوج یا ٹیریٹوریل فورس کا افسر یا سپاہی یا برطانوی ہند کی پولیس کا سپاہی ہو۔

(۳) یا کسی ایسی جائداد کا مالک ہو۔ جس کی مالیت کم از کم ۴۰۰۰ روپے ہو۔ یا کم از کم ۹۶ روپے سالانہ کرایہ ادا کرتا ہو ۔

(۴) یا کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار گزشتہ بارہ ماہ کے اندر مسلسل قابض رہا ہو جس کا سالانہ کرایہ ۹۶ روپے ہو

(۵) یا ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا سالانہ معاملہ کم از کم پچیس روپے ہو۔

(۶) یا ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر کم از کم پچاس روپے سالانہ ہو۔

(۷) یا ایسی سرکاری زمین کا کم از کم تین سال کے لئے مزارعہ یا پٹہ دار ہو جس کا سالانہ لگان ۲۵ روپے ہو

(۸) ایسی زمین کا حق موروثیت رکھتا ہو۔ جس پر کم از کم ۲۵ روپے سالانہ معاملہ ہو ۔

(۲) ہر درخواست پر درخواست دہندہ کے اپنے دستخط ہونے لازمی ہیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل امور درج ہونے چاہئیں

ا۔ نام۔ ولدیت یا زوجیت۔ عمر۔ پیشہ اور سکونت

ب۔ وہ صفت جس کی بناء پر ووٹر ہونے کا حق ہے۔

ج۔ اس بات کا اظہار کہ اندراج کے لئے اس سے پہلے کوئی اور درخواست نہیں دی۔

د۔ جن کو صرف خواندگی یا تعلیمی صفت حاصل ہو۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ درخواست میں اس بات کا اظہار کریں۔

کہ ساری کی ساری درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔

III (ا) درخواست پر تصدیق بھی ہونی ضروری ہے۔ کہ وہ درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ تصدیق کسی مجسٹریٹ یا سب جج یا گورنمنٹ یا منظور شدہ سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس یا گورنمنٹ کے گزیٹڈ آفیسر یا کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ کے کسی افسر یا کسی سب رجسٹرار کے دستخط سے ہو سکتی ہے

ب:۔ تعلیمی صفت کے لئے محکمہ تعلیم کے متعلقہ امتحان پاس کرنے کی سند یا مصدقہ نقل ہونی چاہیئے۔ اگر درخواست دہندہ صرف پرائمری پاس ہو۔ تو اس کو پرائمری سکول کے رجسٹر داخل خارج کی ایک نقل مصدقہ پیش کرنی ہوگی۔

IV لیکن اگر درخواست دہندہ گورنمنٹ کا ملازم یا کسی رجسٹرڈ باڈی کا ملازم ہے۔ تو وہ اپنی درخواست کے ہمراہ اپنے دفتر کے افسر اعلیٰ کی دستخطی سند پیش کردے۔ کہ وہ تعلیمی امتحان پاس ہے۔ لیکن اگر درخواست دہندہ کسی ایسے عہدہ پر فائز ہے۔ یا ایسے کام پر لگا ہوا ہے۔ جس کے لئے پرائمری یا اس سے بڑا کوئی تعلیمی امتحان پاس کرنا قانوناً یا گورنمنٹ یا مقامی جماعت کے رواج یا قاعدہ کے رو سے ایک ضروری شرط ہو۔ تو درخواست دہندہ اپنی درخواست انگریزی میں لکھے۔ تو پرائمری امتحان پاس کیا ہوا سمجھا جائے گا۔

V اگر درخواست ایک بیوی کی طرف سے اپنے خاوند کی کسی صفات کی بناء پر ہو۔ تو اس صفت کا درج کرنا ضروری ہوگا۔

VI پنشن خوار بیوہ یا پنشن خواراں کی درخواست کے ہمراہ پنشن سرٹیفکیٹ کے پہلے صفحے کے اوپر کے نصف حصے کے اندراجات کی نقل ہونی چاہیئے اگر درخواست خود دی جائے۔ یا کسی کے ہاتھ روانہ کی جائے۔ تو اصل پنشن سرٹیفکیٹ دکھا کر اسے واپس لیا جا سکتا ہے

VII ایسی سب درخواستیں ۱۹ اپریل سے پہلے پہلے اپنے حلقے کے پٹواری یا محرر یا جن کو ڈپٹی کمشنر نے اس غرض کے لئے مقرر کیا ہو دے دینی چاہئیں۔

احباب کی سہولت کے لئے نمونہ درخواست درج ذیل ہے:۔

جناب عالی!

مہربانی کر کے میرا نام فہرست رائے دہندگان میں درج فرمائیں۔ کیونکہ ذیل کی وجوہ سے میں حقدار ہوں۔ (یہاں وہ صفات درج کی جاویں.....)

اس کے علاوہ میں نے کسی اور جگہ اپنا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کرانے کے لئے درخواست نہیں دی۔

ضروری امور پیش ہیں (نقول سرٹیفکیٹ دستاویز وغیرہ.....)

تصدیق ۔ لیکن اگر درخواست کنندہ کا حق رائے دہندگی خواندگی یا تعلیمی صفت کی بناء پر ہو۔ تو ساری درخواست اپنے ہاتھ سے لکھنی ضروری ہے۔ جو اس طرح سے لکھی جا سکتی ہے:۔

جناب عالی!

مہربانی فرما کر میرا نام فہرست رائے دہندگان میں چونکہ میں خواندہ ہوں۔ اور یہ درخواست میرے اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے۔ (اگر درخواست کنندہ مرد ہو۔ تو وہ یوں لکھے)

میں پرائمری پاس ہوں (یا جو اس سے اوپر کا امتحان پاس ہو تو اس کا ذکر کیا جائے) (اور جس کی مصدقہ نقل پیش کرنی ہوگی)

اس کے علاوہ میں نے کسی اور جگہ درخواست نام درج کرانے کے لئے نہیں دی

نام۔ ولدیت/زوجہ ذات۔ عمر۔ پیشہ سکونت۔

تصدیق:۔ (کسی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ معلمہ کی تصدیق کرلی جائے۔ کہ درخواست اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور تصدیق سند مطابق اصل ہے۔ یا اس نے فلاں جماعت کا امتحان پاس کیا ہوا ہے)

ناظر امور عامہ قادیان

نتیجہ امتحان سالانہ مدرسہ احمدیہ قادیان ۱۹۴۰ء

ذیل میں مدرسہ احمدیہ کے امتحان سالانہ ۱۹۴۰ء میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نتیجہ از جماعت اول تا ششم مع حافظ کلاس و متفرق شائع کیا جاتا ہے۔ جو طلبہ کامیاب ہوئے ہیں۔ انہیں اور ان کے سرپرستوں کو میری طرف سے اور سٹاف مدرسہ احمدیہ کی طرف سے مبارک ہو۔ نشان کردہ اسماء بورڈران بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے ہیں۔ بورڈران کا نتیجہ بفضلہ تعالیٰ نوے ۹۰ فیصدی رہا ہے۔

جن طلبہ کے نام اس فہرست میں درج نہیں۔ افسوس کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ انہیں محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان پر کامیابی کی راہیں کھول دے۔

طلبہ کو چاہیئے کہ آتے ہوئے اپنے ساتھ نئے طلبہ کو لانے کی کوشش کریں۔ مدرسہ احمدیہ انشاءاللہ ۶ اپریل ۱۹۴۰ء کو کھلے گا۔ جملہ طلباء وقت پر حاضر ہو جائیں۔ کیونکہ مدرسہ کھلتے ہی تعلیم شروع ہو جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

مدرسہ احمدیہ کا نصاب سوائے جماعت اول و دوم کے سابقہ ہی ہوگا۔ جماعت اول و دوم کا نصاب اخبار الفضل ۲۹ فروری ۱۹۴۰ء میں چھپ چکا ہے۔

سید محمود اسحق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعت ششم

نمبر شمار	نام طالبعلم	نمبر جملہ مضامین ۹۰۰	نمبر دینیات ۲۰۰	نتیجہ
۱	خورشید احمد	۷۲۹	۱۶۲	پاس
۲	محمد عثمان	۷۰۲	۱۶۱	″
۳	×بشیر الدین	۶۳۶	۱۳۰	″
۴	×مبارک احمد	۶۰۹	۱۰۳	″
۵	×کمال الدین	۳۶۴	۹۹	″
۶	×محمد اسحق	۵۰۳	۹۴	″
۷	ولی اللہ	۴۶۹	۱۰۶	″
۸	بشارت احمد×	۵۲۶	۱۱۸	″
۹	چراغ دین×	۴۹۶	۱۱۴	″
۱۰	ذوالقرنین			ترقی دیا گیا
۱۱	عبدالعزیز	۵۵۸	۹۸	پاس

جماعت پنجم

نمبر شمار	نام طالبعلم	نمبر جملہ مضامین ۸۵۰	نمبر دینیات ۲۰۰	نتیجہ
۱	مصلح الدین×	۶۴۰	۱۷۳	پاس
۲	محمد اسحق×	۶۲۳	۱۶۴	″
۳	منور احمد×	۴۹۷	۱۵۰	″
۴	غلام حسین×	۳۷۴	۱۱۵	″
۵	غلام احمد	۵۹۷	۱۶۵	″
۶	عنایت اللہ×	۳۷۲	۱۱۳	″
۷	حکم دین	۴۴۱	۱۲۹	″
۸	بشارت احمد شاہ پوری×	۴۹۴	۱۲۹	″
۹	عبدالحق	۴۰۸	۱۲۳	″
۱۰	عطاءاللہ	۴۵۴	۱۲۸	″
۱۱	جلال الدین	۳۹۵	۱۱۵	پاس
۱۲	منصور احمد			ترقی دیا گیا
۱۳	عبدالرشید	۴۸۲	۱۳۳	پاس
۱۴	نور دین×	۳۷۳	۱۳۲	″
۱۵	اللہ دتہ	۴۱۷	۱۳۱	″
۱۶	بشارت احمد سندھی×	۶۱۸	۱۷۴	″
۱۷	محمد صادق×	۴۲۸	۱۴۸	″
۱۸	غلام رسول×			ترقی دیا گیا
۱۹	عبداللطیف ۲×	۵۸۴	۱۵۴	پاس

جماعت چہارم

نمبر شمار	نام جماعت	نمبر جملہ مضامین ۸۷۰	نمبر دینیات ۲۰۰	نتیجہ
۱	محمد سرور			ترقی دیا گیا
۲	نذیر احمد	۵۶۴	۱۴۹	پاس
۳	عبدالمالک×			ترقی دیا گیا
۴	صدیق احمد×	۶۳۱	۱۶۷	پاس
۵	عبداللطیف×	۴۰۳	۱۰۰	″
۶	بشیر احمد ۲×	۵۵۱	۱۶۷	″
۷	منیر احمد			ترقی دیا گیا
۸	دوست محمد	۳۹۲	۹۰	پاس
۹	سردار احمد	۴۴۷	۱۴۸	″
۱۰	محمد لطیف×	۴۱۴	۱۰۳	″
۱۱	عطاءالرحمن×			ترقی دیا گیا

جماعت سوم

نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر بحیثیت مجموعی مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۱	محمود احمد کراچی	۴۴۴	۱۶۳	پاس
۳	لطیف احمد	۳۶۵	۱۱۳	״
۴	رشید احمد ۱	۳۶۵	۱۱۱	״
۵	عزیز احمد شاہ	۳۸۸	۱۳۸	״
۶	نذیر احمد	۴۰۱	۱۴۴	״
۷	حمایت اللہ	۴۸[illegible]	۱۵۱	״
۸	محمد سعید	۵۰۲	۱۶۹	״
۹	سید مسعود احمد	۴۴۲	۱۱۷	״
۱۰	محمد اسماعیل	۴۸۳	۱۲۴	״
۱۱	عبدالحمید	۵۱۶	۵۵	״
۱۲	فیض رسول	۴۸۵	۱۳۱	״
۱۳	عبداللطیف	ترقی دیا گیا		
۱۴	آفتاب احمد ۱		״	
۱۵	محمد عبداللہ		״	
۱۷	آفتاب احمد ۲		״	
۱۸	فضل داد	۳۹۲	۱۴۲	پاس
۱۹	سجاد احمد	۴۴۵	۱۰۱	״
۲۱	عبداللطیف اجمیری	۳۱۵	۸۷	״
۲۲	مرزا رفیع احمد	۳۵۰	۱۰۴	״
۲۰	محمد صدیق	۴۷۸	۱۲۳	״

جماعت دوم (الف)

نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر مجموعی مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۱	سید محمود احمد	۳۴۲	۶۶	پاس
۲	غلام سرور	۴۲۶	۵۰	״
۳	غلام رسول منبر	۳۰۶	۴۰	״
۴	شیخ محمد	۳۲۰	۵۶	״
۵	امام دین	۲۶۶	۴۶	״
۶	بشیر احمد ۱	۲۶۳	۳۸	״
۷	عثمان علی	۳۹۷	۶۰	״
۸	نثار احمد	۳۰۶	۴۹	״
۹	منظور احمد	[illegible]	۴۸	״
۱۰	غلام رسول ۳	۵۰۴	۹۳	״
۱۱	عبداللطیف ۱	ترقی دیا گیا		
۱۴	حبیب اللہ ۲	۴۳۴	۴۹	پاس
۱۵	رفیق احمد	۳۶۵	۷۲	״
۱۶	نذیر احمد	۴۵۰	۴۴	״

جماعت دوم فریق (ب)

نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر مجموعی مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۱	شریف احمد	۳۹۹	۵۸	پاس

نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر مجموعی مضامین	نمبر دینیات	نتیجہ
۲	محمد لائق	۳۶۴	۸۶	پاس
۳	امیر الدین	۲۸۳	۴۸	״
۴	محمد یونس	۳۳۶	۴۵	״
۵	خلیل احمد ملتانی	۳۸۷	۵۳	״
۶	محمود احمد	۳۱۸	۵۴	״
۷				
۸				
۹	محمد لطیف	ترقی دیا گیا		
۱۱	فیاض احمد	۲۱۱	۴۰	پاس
۱۴	نذیر احمد	ترقی دیا گیا		

جماعت اول

نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر مجموعی مضامین (۵۵۰)	نمبر دینیات	نتیجہ
۱	نظام الدین	۳۹۳	۶۵	پاس
۲	مجید احمد	۲۴۸	۳۵	״
۳	عنایت اللہ	۲۶۲	۳۴	״
۴	ضیاء الدین ۱	۲۰۶	۴۰	״
۵	محمود احمد ۳	۴۲۵	۷۰	״
۶	رحمت اللہ	۲۶۲	۴۱	״
۷	نذیر احمد	۲۸۳	۵۱	״
۸	محمد حفیظ	۳۴۴	۵۷	״
۹	محمد عبداللہ	۲۱۳	۳۵	״
۱۰	رفیع الدین	۴۳۳	۲۶	״
۱۱	محمد احمد	۲۶۹	۳۷	״
۱۲	مشتاق احمد ۲	۲۵۵	[illegible]	״
۱۳	غفور احمد	۳۱۰	[illegible]	״
۱۴	عزیز احمد	۲۲۲	[illegible]	״
۱۵	محمد عمر	ترقی دے کر پاس کیا گیا		
۱۶	فضل عمر	״	״	״
۱۷	محمود احمد ۳	״	״	״
۱۸	عطاء المنان	״	״	״
۱۹	محمد صدیق ۲	״	״	״

حافظ کلاس

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ (۵۰)	نتیجہ
بشیر احمد	۲۵	پاس
غلام محی الدین	۳۲	״
قدرت اللہ	۴۳	״
مبارک احمد	۴۰	״
محمد اسحٰق	۳۹	״
عبدالماجد	۴۴	״
عبدالعزیز	۳۷	״
شبیر احمد	۱۸	״
رفیق احمد	۲۱	״

خلیل احمد ۲۲ پاس

پرائیویٹ طلباء

جماعت پنجم

عبداللطیف خان ۳۸۶/۴۰۰ ۱۰۲/۲۰۰ ترقی دیا گیا

احمد سنوسی ۱۵۴/۴۰۰ ۸۵/۲۰۰ صرف ادب اور دینیات کا امتحان دیا۔

جماعت چہارم

محمد طفیل ۲۵۲/۴۰۰ ۱۱۸/۳۰۰ پاس

عبدالرحمن سماٹری ۲۴۶/۴۰۰ ۱۱۲/۲۰۰ صرف ادب اور دینیات کا امتحان دیا۔

جماعت دوم

خلیل احمد ... پوری ۱۸۱/۲۲۰ ۷۲/۱۰۰ پاس

جماعت اول

محمد صادق ۳۱۴/۵۵۰ ۷۴/۱۰۰ پاس

متفرق کلاس

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ (۱۰۰)
عطاء الرحمٰن	۶۵
مولوی عبداللطیف کشمیری	۴۲
ولی داد	۸۲
احمد حسین مالاباری	۶۲
محمد احمد مالاباری	۵۲
عبدالقادر	۷۰
خان محمد	۶۰
سمندر خان	۳۶
بشیر احمد سیالکوٹی	۳۶
ابوبکر مالاباری	۷۰
محمد شریف	۵۰
احمد بخش	۳۶
محمد الدین	۳۴
بہادر خان	۷۶
میران شاہ	۴۰
عبدالرحیم	۸۶
عبدالحمید سنگاپوری	۷۰

دینیات اور میزان میں اول اور دوم رہنے والے طلباء کی فہرست

جماعت		دینیات	میزان
ششم	اول	خورشید احمد	خورشید احمد
	دوم	محمد عثمان	محمد عثمان
پنجم	اول	بشارت احمد سندھی	مصلح الدین
	دوم	مصلح الدین	محمد اسحٰق
چہارم	اول	صدیق احمد، بشیر احمد	صدیق احمد
	دوم	نذیر احمد	نذیر احمد
سوم	اول	محمد سعید	محمود احمد کراچی
	دوم	محمود احمد کراچی	نذیر احمد
دوم	اول	غلام رسول ۳	غلام رسول ۳
	دوم	محمد لائق	منظور احمد
اول	اول	رفیع الدین	رفیع الدین
	دوم	محمود احمد ۲	محمود احمد ۱

حافظ کلاس

اول	عبدالماجد
دوم	قدرت اللہ

میڈیکل سکول امرتسر میں ایک احمدی طالبعلم (کی) کھیلوں میں شاندار کامیابی

امسال میڈیکل سکول امرتسر میں سالانہ سپورٹس میں محمد سعید احمدی طالبعلم نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے اونچی چھلانگ لمبی چھلانگ اور hop step and jump میں نیا ریکارڈ قائم کیا۔ پول والٹ میں سیکنڈ نکلے۔ ۲۲۰ گز کی دوڑ میں بھی سیکنڈ رہے۔ اور سکول کے بہترین کھلاڑی قرار دیئے گئے۔ اور چار کپ حاصل کئے۔ اور کئی ایک انعامات بھی۔

(نامہ نگار)

نادہندگان چندہ کے اخراج کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فیصلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ

" ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"۔

نیز فرمایا۔ کہ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروالیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا"۔

اس لئے عہدہ داران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں کوئی ایسے دوست ہوں۔ جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں۔ تو ان کا معاملہ جماعت کی رپورٹ کے ہمراہ نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ تا اخراج کا فیصلہ کیا جاوے۔ اور اس وقت تک جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروا لیتی۔ جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہے گا۔ ناظر بیت المال۔

ممبران دارالشکر کمیٹی کیلئے ضروری اعلانات

جنوری ۱۹۴۰ء کا قرعہ

(۱) ماہ صلح ۱۳۱۹ھ مطابق جنوری ۱۹۴۰ء کا قرعہ جو بموجب قاعدہ ۱۲ ۳۱۔ صلح ۱۳۱۹ھ کو نکلنا چاہئے تھا۔ بعض انتظامی وجوہات کے باعث وقت پر نہیں نکل سکا۔ اب ماہ جنوری ۱۹۴۰ء کا قرعہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر بموجودگی محترم حضرت میر محمد اسحاق صاحب نگران دارالشکر کمیٹی ڈالا گیا۔ میر کلیم اللہ صاحب آف شیموگہ کے نام قرعہ نکلا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے آمین۔ میر صاحب موصوف حسب قواعد رقم قرعہ لے کر محلہ دارالشکر میں مکان بنانے کا انتظام فرمائیں۔

(۲) ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ھ تک جملہ ممبران کے بقایا کی فہرستیں تیار کرائی گئی ہیں۔ اور ان سب بقایا دار اصحاب کو فرداً فرداً اطلاعات بھیجی جا رہی ہیں۔ بقایا دار اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یکمشت یا بالاقساط اپنے اپنے نام کے بقائے ادا کر کے دارالشکر کمیٹی کو تقویت پہنچائیں۔

(۳) خدا تعالےٰ کے فضل سے دارالشکر کا محلہ آباد ہو رہا ہے اس محلہ میں زمین کی قیمت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ممبران دارالشکر جن کیلئے زمین خریدی اور قطعات بندی کی جا چکی ہے اور زمین کی قیمت بھی جو مبلغ ۱۰۹۲۰/۰/۰ روپے تھی سب کی سب ادا کی جا چکی ہے مالی لحاظ سے فائدہ میں رہیں گے۔

(۴) ایسے اصحاب جن کے قرعے نکل چکے ہیں۔ اور محلہ ہذا میں مکان بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اُن سے بھی درخواست ہے کہ وہ حسب قواعد اپنی اپنی رقوم قرعہ لیکر مکانات بنانے کی طرف توجہ فرمائیں۔ تاکہ قادیان دارالامان کی ترقی کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے بشارتیں دی ہیں۔ ان کو پورا کرنے میں آپ بھی ممد و معاون بنا کر خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کرنیوالے بنیں۔

سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان۔

قابل توجہ احباب ضلع سیالکوٹ و گجرات

دیہاتی مدرسین کی سکیم کے ماتحت ضلع سیالکوٹ اور گجرات میں بعض مراکز قائم کرنے کا ارادہ ہے۔ جس کے لئے آپ احباب سے مشورہ کی ضرورت ہے۔ ۲۴ امان کو امید ہے کہ مجلس کا اجلاس ختم ہو جائے گا۔ اس لئے آپ دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ آپ اسی دن ۴ بجے دفتر تحریک جدید میں تشریف لے آئیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ کے لئے آپ کے مشورہ کی ضرورت ہوگی۔ نمائندگان کے علاوہ دیگر مہمان جو اس کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اپنی حاضری سے محظوظ فرمائیں۔

انچارج تحریک جدید

زمیندارہ کانفرنس بگول کی منظور کردہ قرار دادیں

علاقہ بانگر (ریاڑکی) بیٹ (بیاس) کے زمینداروں کی کانفرنس ۱۷۔ مارچ ۱۹۴۰ء بروز اتوار بمقام بگول زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ساکن بھینی بانگر منعقد ہوئی جس میں اصلاح دیہات۔ ترقی زراعت۔ ترویج تعلیم تعاون حکومت و پولیس و امداد مظلومان وغیرہ مضامین پر تقاریر ہوئیں اور مندرجہ ذیل ریزولیشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

(۱) زمیندارہ کانفرنس کا یہ اجلاس سر مائیکل اڈوائر کے قتل پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور قاتل کے اس فعل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور حکومت سے وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے قاتل کے اس فعل کو ہندوستان کی وفاداری حکومت پر ایک بدنما داغ خیال کرتا ہے۔

(۲) زمیندارہ کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے حلقہ نیابت ذیل گھوڑیواہ۔ بھمبل۔ ڈیریوالہ کے پانچ ہزار کے قریب ووٹرز ہیں۔ اور اس کے سوا دوسرے حلقہ ہائے نیابت ضلع گورداسپور میں ۶۰۰ سے دو ہزار تک ووٹرز ہیں اگر دوسرے حلقوں کے برابر ووٹرز پر اس حلقہ کو تقسیم کیا جائے تو اس حلقہ کے تین حلقے بنتے ہیں۔ اس لئے ازراہ انصاف یہ اجلاس باتفاق رائے حکومت سے یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ ذیل گھوڑیواہ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے واسطے ایک مستقل حلقہ نیابت بنایا جائے۔

(۳) زمیندارہ کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ہمارے علاقہ کی سڑک بھینی میاں خان تا پل ططلوالہ کی مرمت کرا دے اور پل ططلوالہ سے قادیان تک راستہ بنایا جائے۔ کیونکہ قادیان منڈی۔ ہسپتال اور ریلوے سٹیشن ہے۔ اور اس راستہ کے نہ ہونے کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو آمد و رفت میں سخت مشکلات ہیں۔

(۴) یہ اجلاس حکومت سے پُر زور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ علاقہ بیاڑکی بانگر کو موگا نہر سٹھیالی سے پانی دے کیونکہ اس علاقہ کی حالت قلت باراں اور خشک سالی کی وجہ سے دن بدن بدتر ہو رہی ہے۔ اگر نہر نہیں تو ٹیوب ول لگا کر پانی کا انتظام فرمایا جائے ورنہ یہ علاقہ اجڑ جانے کو ہے۔

(۵) زمیندارہ کانفرنس کا یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ علاقہ ڈھایا (بیاس) کی زمین کی اوپر کی سطح کے بہ جانے سے اس علاقہ کی زمین ناقابل زراعت ہو رہی ہے۔ اسواسطے حکومت جلد اس کا انسداد فرمائے۔ نیز صدر زمیندارہ کانفرنس جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے جو تجاویز اصلاحی بیان کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے میں حکومت زمینداروں کی مدد فرمائے۔

(۶) ان ریزولیشنز کی نقول جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور جناب ڈسٹرکٹ انجنیئر صاحب اور آنریبل وزیر لوکل سلف گورنمنٹ پنجاب اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔ خاکسار چوہدری دل محمد جنرل سیکرٹری انجمن زمیندارہ علاقہ بانگر و بیاڑکی تحصیل گورداسپور